

مابعد کی شرط بھی نہیں ہے
ای رب زمین و آسمان سنان

جب تک ہو جہان کو پائنداری

منشور محمدی ہو جاری

لورپول

لورپول ریویونے جو خبریں مسلمانان لورپول کی چھاپی ہیں
انہیں ایک نمبر ڈاکٹر بلائین کے لورپول جاکر مسٹر احمد کو سلیم
سے ملاقات کرنیکی ہے۔

ڈاکٹر بلائین ایک نہایت مشہور و معروف شخص ہیں جو امر کہ
کے مسلمان حبشی اقامت سے ہیں امریکہ میں جہان وہ چھوٹی
عمر سے گئے ہیں انکا والد و دولت بلائین کا نام دیا گیا ہیں
انہوں نے تعلیم پائی اور اپنے آپ کو ممتاز کیا بہت دن تک
وہ لبرن رپبلک کے سکریٹری آف ایسٹ رہے۔

افریقہ میں وہ بہت ناموری سے کام کرتے رہے اور کر رہے
ہیں۔ وہ اعلیٰ درجہ کے لکچرر ہیں اور لیڈر ہیں انگریزی اور
عربی زبان میں پوری جہارت رکھتے ہیں۔

لورپول میں جا کر انہوں نے مسٹر کو سلیم سے ملاقات کی اور
برہم ترس میں جو مسلمانوں کی مسجد ہے اسکو دیکھا اور
نکرو پالس میں مسلمانوں کے قبرستان کو دیکھا۔ جمعہ کے
رات کو مسٹر احمد کو سلیم کے مان مدعو ہوئے۔ اور لورپول
ریویو پرے قحب سے بیان کرتا ہے کہ اس جلسہ دعوت
میں مغربی افریقہ اور ترکی اور ہندوستانی اور انگلستان کے
مسلمانوں کے نائب موجود تھے۔ ہزار کلسنی لطفی بے کاسل
ہزار دولت عثمانیہ ترکی اور احمد محمد صاحب ایک بنگال کے
افسر بھی شریک تھے مسجد کے سامان میں جو ڈاکٹر بلائین نے

ملاحظہ کیا ایک نیا تحفہ دمشق کا بنا ہوا تھا۔ وہ ایک صندل
کی میز تھی جس پر باقی دانت سے کام کیا ہوا تھا۔ یہ تحفہ امیر علی
کمیش نامی ایک باشندہ شام اور اسکی زوجہ آمنہ نے بھیجا
تھا جو پختہ کے رہنے والے ہیں۔

دوسری خبر اس مضمون کی ہے کہ متعصب عیسائیوں
نے مسلمانان لورپول کو ایذا دینے کا ایک نیا طریقہ ایجاد
کیا ہے چند روز کا ذکر ہے کہ مسلمانوں کی مسجد میں جو نماز پڑھ
کی خاطر سے ہمیشہ کھلی رہتی ہے چند بد معاش موقع پا کر گھس
گئے اور اس خوش وضع خوبصورت شطرنجی کے رونگٹوں
میں کلچ اور گلاس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور ریزے
توز کر ڈالے اور اچھی طرح سے چھپا دئے۔ مدعا یہ تھا
کہ مسلمان جب نماز پڑھتے ہیں تو وہ ریزے ان کے گھٹنوں
اور جاجا جسم میں چبھ جاتے ہیں اور زخمی کر دیتے مگر تاہم
غیبی شامل حال مسلمانوں کے تھی اس شرارت کا حال
معلوم ہو گیا اور کسی کو آزار نہ پہونچا۔

لورپول ریویو لکھتا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت دن بدن
برہمتی جاتی ہے اور ان میں اکثر بڑے بڑے قابل اور لائق
ختمین اور لیڈران مسلمان ہوتے جاتے ہیں مثلاً مس
بر تھا آمنہ بوس نے جو اکشن کی ایک نوجوان اور لائق
لیڈی ہیں ایک سلسلہ مضامین کا لکھ کر اخباروں اور
رسالوں میں چھپوایا ہے اور مسٹر فاطمہ ای کینس نو مسلم
کی کمیٹی کی انریزی خزانچی ہیں یہ بھی ایک قابل لیڈی
ہیں انہوں نے بھی مسلمانان لورپول کے حالات پر
مضامین لکھے ہیں اور عورتوں کی اعلیٰ تعلیم کی نسبت لوگر
روزانہ اخباروں میں بھی ان کے مضامین شائع ہوئے

ہیں ان کا شوہر امریکہ کے ایک جہاز پر معزز عہدہ دار ہے
مسٹر فاطمہ ای کیٹس کو روم کے مسلمان عورتوں نے مدعو
کیا ہے کہ چند ماہ اگر بیروت میں رہیں۔

اسکے بعد وہ مسٹر سارا پارکاڈر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ
وہ ایک بیوہ عورت ہے جو انگلستان میں الجزائر اور مصر
کے بہت سے اخبار و ن کی کار سپانڈنٹ ہے اگرچہ

وہ انگریزی لیدی ہیں مگر فرانسیسی زبان میں بھی کامل
دستگاہ اور مہارت رکھتے ہیں۔ اور قلم برداشتہ اس
زبان میں مضامین لکھ سکتے ہیں۔ وہ ایک عیسائی پادری

کی لڑکی ہیں مگر بذات خود انھوں نے دین اسلام قبول
کیا ہے انھوں نے شمالی افریقہ ہندوستان اور امریکہ میں
بڑے بڑے سفر کئے ہیں اسکا بیش قیمت علم و تجربہ انکے

لکچرون میں انکو بہت مدد دیتا ہے۔ وہ پیدی اور کامو
پولانٹ کے نام سے مضامین لکھتے ہیں یعنی اپنے مضامین
کے پیچھے یہ نام لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک انگریز کے اسلام قبول کرنے کی
وجوہات

ہم ذیل میں اس انگریز کی پچر کا ترجمہ درج کرتے ہیں جو ایک
باخبر ذی لیاقت مگر سب سے بڑے مفسد مزاج اور حق
شناس مرد آدمی نے اپنے سابق مذہب عیسائیت کو

چھوڑ کر دین اسلام قبول کرنے پر بروز جمعہ یکم جنوری
۱۹۰۲ء احاطہ مکہ مسجد واقع حیدر آباد دکن میں ملتا
برادران دینی آپ حضرات جو مجھ کو اپنے عبادت خانہ

میں دیکھتے ہیں یہ خود اس امر کی دلیل ہے کہ یں مسلمان ہونا
غیر قوم ہونے ہوئے میرے مسلمان کہلانے کا ثبوت یہ ہے
کہ میں اس مسئلہ دینی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو

بدل و جان ماننا ہوں جسے حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سکھلایا اور جو نہایت سلیس عام فہم اور حق
کلمہ ہے۔

میں اپنے مسلمان ہونے کی وجوہات بیان کرنے سے پہلے یہ
چاہتا ہوں کہ لوگوں کے دلوں سے اس خیال باطل اور
نقصاننا جائز کو دفع کر دوں جو میرے اس فعل کو ذاتی اغراض

پر محمول کرتے ہیں۔ قرآن شریف صاف ناطق ہے کہ بدگمانوں
سے بچو اور انجیل سکھلاتی ہے کہ تم کسی کے ساتھ احتساب
کو نہ تمھارے ساتھ احتساب کیا جاوے اب میں یہ

پوچھتا ہوں کہ کس چیز نے برادران اسلامی کوئی ایم اور
راؤ فورڈ اور خواہران دینی بول ما اور مرے وغیرہم کو
یورپول میں مسلمان ہونے پر آمادہ کیا ہے علیٰ ہذا القیاس

شہر منیلہ کے امریکن کانسل کو کس امریکہ کے لئے جہان
لوگ آزادگی خیالات کے سبب بودھ مذہب کو پسند
کرتے ہیں اسلامی واعظین کی درخواست پر توجہ دلائی؟

وہ کیا شئی ہے جسے کارپس۔ گبن۔ اوگلی۔ دیون پورٹ
اور لٹینز جیسے عیسوی مصنفوں کو ایک بدنام مذہب اور
اسکے احکام کی حمایت پر رغبت دلوائی؟ یہ اور کوئی تئیر

نہیں مگر صرف انصاف و حقانیت کی محبت ہی اور اللہ جل
شانہ کی جانب سے ہدایت جو انسان کے دلی بھیدوں
کو جانتا اور گمراہوں کو انکی استعداد پر سیدھی راہ دکھاتا

ہے جب آدمی سچے دل سے دعا کرتا ہے تو ضرور دین تہ ہے

میں نے پچیسویں دسمبر کو جو حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا روز ہے دین عیسوی سے باز آنے کے لئے پسند کیا۔ تبدیل مذہب سے میرا اعتقاد حضرت مسیح کی نسبت ہرگز کم نہیں ہوا بلکہ مجھے یقین ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کرنے سے حضرت مسیح سے اور زیادہ ارادت ہوتی ہے۔

یہ کرسمس میری ساری عمر میں نہایت مبارک روز ہے کیونکہ اس روز میں نے وہ شعبہ بازیان یعنی مسائل کفارہ و علول و اتحاد و تثلیث چھوڑ دئے ہیں جن کے سبب سے آج تک حالت کفر میں رہا۔

میں نے اظہار تبدیل مذہب کے لئے حیدر آباد اس لئے منتخب کیا کہ وہ اسلامی دولت ہی جہاں رہ کر میں احباب کے طعن متعصبوں کی تکلیف رسانی اور اقربا کے جھگڑوں سے جو مجھے کافرو بے دین سمجھ کر ہر طرح کی مشکل میرے پیش کرتے ہیں نجات پاؤں گا۔

میں نے اس ایذا رسانی سے خوف نہیں کیا جو اہل یورپ کو پہونچی اور جو بھائی حسن رافرو نے اپنے صاحب کے ماتھوں پر دشت کی کیونکہ اللہ جل شانہ میرے بچانے پر قادر ہے۔ اور ضرور بچائے گا بھی مجھے یہ تمنا تھی کہ پہلے اردو دان مسلمانوں سے اور ان کی عادات و اطوار و قوانین مذہبی سیکھوں اور انکی زبان سے آشنائی پیدا کروں تا میری ظاہری حالت ہی مسلمانوں کی سی ہو جاوے۔

اقربا کو چھوڑ دینا منصب و خدمت جلیلہ اور امید بہبودی آئندہ کو خیر باد کہنا میری صداقت و بے غرضی پر کافی دلیل ہے۔ اگر مجھے اسپر دینیوی ترقی ہو تو میں یہی سمجھوں گا کہ وہ صرف اللہ جل شانہ کی طرف سے میری اس وفاداری کا

مشرف ہوتا ہے مجھے رنج کی نسبت زیادہ ہنسی آئی کہ حیدر آباد کے ایک پادری صاحب نے جب اتفاقاً میرے اسلام سے مشرف ہونے کی خبر سنی تو نہایت بے باکی سے کہا کہ یہ امر کسی منفعت کی غرض سے یا عارضی جوش پر مبنی ہوگا۔ ایسے واہی اور یک طرفہ اقوال قابل جواب نہیں مگر میں اسلامی تعلیم کے موافق اس پادری صاحب کے حال پر تاسف کرتا ہوں جو اپنے مجہول مذہب کے باطل اصول کو خود نہیں سمجھے ہوئے اور دوسروں کو اس کی دعوت کرتے ہیں۔ اسکا ایسا گمان صاف بتلاتا ہوں کہ یا تو انہوں نے عیسوی انجیل پڑھی ہی نہیں یا پڑھی ہے تو اسپر عامل نہیں حضرت عیسیٰ جو بڑے نرم دل اور تواضع پسند پیغمبر تھے فرماتے ہیں کہ ہم کسی کے دل کو رنج ندین اور کسی پر حرف زنی نہ کریں تاہم پر حرف نہ آئے۔ یہ ان کی عمدہ تعلیمات کی اصل ہے۔

انگریز لوگ اس ضرب المثل پر ناز کرتے ہیں کہ اخلاق کے سچے معنی یہ ہیں کہ کسی کو رنج نہ دین اور اپ خفیف نہ بنیں مگر اس انگریز پادری صاحب نے یہاں پر المرء یقین علی نفسه کی مثل پر کام فرمایا ہے اگر انہیں میرے ساتھ بحث مطلوب تھی تو میں بخوشی راضی ہوتا اور میرے ہم وطن اور عیسوی لوگ عموماً جان لیتے کہ میں نے عارضی جوش یا سرسری طور پر اسلام نہیں قبول کیا بلکہ چار مہینوں کی غور و تحقیق کے بعد اس فعل پر آمادہ ہوا ہوں جس عرصہ میں میں نے قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ اور اسلام کے متعلق اور کتابیں دیکھیں اور اللہ جل شانہ نے حق و باطل میں تمیز کرنے کے لئے انسان کو عقل عنایت کی ہے اس کو بھی اس

انعام ہی جو مجھ سے نفاق کو چھوڑ کر ایمان اختیار کرنے کی وجہ سے ظہور میں آئی ورنہ میرا مقصد ولی وہ نہیں ہی کیونکہ ہر مسلمان مالدار کو ناچیز سمجھتا ہی۔ وہ صرف دنیا میں مسافر ہے اور اس کا مکان اوپر ہے۔ اگر تبدیل مذہب سے میں فقیر بھی ہو جاؤں تو مجھے قرآن شریف کی تیسری سورۃ میں جو تشفی دی گئی ہے وہ بس ہے یعنی ”دنیا میں کافروں کی ترقی تجھ کو فریب میں نہ ڈالے۔ یہ صرف متاعِ قلیل ہے“ انکا آئینہ ہیکانہ دوزخ ہے جو رنج کی نشست گاہ ہے مگر وہ لوگ جو اللہ جل شانہ سے ڈرتے ہیں ان کی لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہرین جاری ہونگے اور وہ وہاں ہمیشہ رہینگے“ یہ اللہ جل شانہ کا فضل ہے اور جو اسکے پاس نیکیوں کے لئے جہتیا ہے وہ دنیا کی چار روزہ دولت سے بہتر ہی مجھے محفلوں میں بات کرنے کی عادت نہیں اور نہ میں کوئی فصیح مقرر ہوں۔ جب میں خلوص دل اور ایمان کے ساتھ اسلام کی حقانیت پر گواہی دیتا ہوں اور جب میں اپنے اس مضمون کو پورا ادا کرتا ہوں تو عدم فصاحت تقریر کو آپ حضرات معاف فرمائیگا۔ حقانیت اور تواضع کا ایک عمدہ نمونہ جس کو قرآن شریف تعلیم کر رہا ہے حضور نظام نے مقدمۃ الماس میں بتلایا اور پادشاہ ہوتے ہوئے مسزجی کب کے ساتھ نہایت منصفانہ برتاؤ کیا معرودہ کے واسطے یہ ایک عمدہ نصیحت ہے۔

آدم برسر مطلب۔ یہ بات ثابت ہے کہ دہریت کے سوا ہر مذہب میں خدا کا ثبوت ہے گو بعض جزئیات میں خلافت ہے۔ ہندو اپنے ۳۳ کروڑ خداؤں کو مانتا ہے اور عیسوی اپنے تین خداؤں کو مگر کسی حساب کے شعبہ

تین کو ایک بتلانا چاہتا ہے اور عدم تناسب کے باوجود منکروں پر الزام لگاتا ہے باوجودیکہ عیسیٰ علیہ السلام خود الوہیت کا انکار کیا چنانچہ یوحنا باب ۲۰ آیت ۱ میں لکھا ہے ”میں تمہارے باپ اور اپنے باپ اور تمہارے خدا اور اپنے خدا کے بتاتا ہوں“ مگر پھر ہی عیسوی لوگ انکو خدا جانتے ہیں اور پھر انکے سولی دئے جانے کے قائل ہیں اب میں بلا غرض رنج دہی اسلام اور عیسویت کا مقابلہ کرتا ہوں (ہندو مذہب تو مقابلہ کے لائق ہی نہیں) ہرچند عیسوی تعلیمات ہی نفس الامریں اچھی ہیں مگر اس تعلیم کا کیا جواب ہے کہ ایک ہی کشتی میں اور ایک ہی دم واعظین مذہب اور شراب کے پیسے بھیجے جائیں ایک کا کام برون کو اچھا کرنا ہے اور دوسرے کا کام اسکا ضد؟ شراب خانوں کو ایفون خانوں کو چکلون کو اور قمار خانوں کو جو سرکاری اجازت ملتی ہے اسکو کیا کیا چاہئے؟ اسلام اس امر میں مختلف ہے کہ وہ بلا ر مز خداے پاک کی وحدانیت بتاتا اور اس مقدس ذات کو ہر ایک نقص و زوال سے مبرا بتاتا ہے اسلام کی تعلیمات اس وقت مشہور اور مقبول تھیں جبکہ انگلستان عریان و شیون کا مسکن تھا۔ دین اسلام لگو کہا عالم نے قبول کیا ہے اسلامی اثر دلوں پر ہمیشہ قائم رہتا ہے اس کی مقدس کتاب تحریف و تبلیس سے پاک ہے اس کی عبادت کی طرز نہایت خشیت و ادب انگیز ہے اسکی جہان نوازی ضرب المثل اور سخاوت اسکی عین عبادت ہی دنیا بھر میں ترک مسکرات کا سب سے زیادہ زور دار مجمع اسلام ہی کا ہے اور روئے زمین پر اگر سہروردی اور اخوت نظر آتی ہی تو حرفِ سی دین میں ہے۔

تو تو اپنے پروردگار کی تسبیح کر۔ یہ پیشین گوئی خود اچکل ادا ہو رہی ہے۔

اسلام کے ظاہری ارکان یہ ہیں۔ نماز پڑھنی۔ روزہ رکھنا۔ زکوٰۃ دینی رچ کر نا۔ عیسوی لوگ بھی معنا ان ابواب کو مانتے ہیں مگر عمل کی حالت یہ ہے کہ کج و روزہ ایک طرف دینی ابواب کے لئے اگر وصولات کرتے ہیں تو بے طور سے۔ سخاوت کرتے ہیں تو نام کے لئے اور معبودوں کو جانے ہیں تو اپنا جمال و لباس دکھانے کے واسطے اگر یہ مثل صیغہ ہے کہ انسان اپنے افعال سے اور درخت اپنے ثمر سے معلوم ہوتا ہے تو مروجہ پہلا شہنشاہ عیسوی تھا اس کی حالت دیکھئے جس نے کہیل بازی کے لئے اپنی خاص عورت کو گرم پانی میں ڈبو دیا اور اپنے لڑکے اور دو نسبتی برادر اور چھ لڑکیاں کر دیا۔ پوپ کی جانب سے جو پرائسٹ پادریوں کا قتل عام ہوا اور پرائسٹ سے رومن کیتھولک کا سین اسکویا دولا تا پرتا ہے تا معلوم ہو کہ اپنے میں عیب رکھ کر دوسروں کی عیب جوئی کرنی کیا ہے گویا آئینہ محل میں بیٹھ کر پتھر مارنا ہے۔ اگر اسلام میں سختی ہوتی اور اعتدال نہ ہوتا تو کیا آج تک دولت عثمانیہ میں عیسوی مذہب باقی ہی رہتا؟

حج رشتہ اتفاق اور ربوے زمین پر معبد ظاہری پیدا کرتا ہے۔

حق پرستی کے بعد ہی تو طہارت ہی ہی اور اس لئے حق سبحا تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونے (یعنی نماز شروع کرنے) سے پہلے طہارت کی ضرورت ہے۔ ہمیں کنیٹر برنی کے بٹپ تھا اے بکٹ کے مقدسے سے جو خانہ خدا میں عین عبادت کے وقت قتل کیا گیا کیسا مخالف سبق ملتا ہے۔ اس شخص

میری دانست میں حضرت مسیح کی عزت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کرنے سے اور زیادہ ہوتی ہی کیونکہ آپ ہی نے اس مبارک ذات کی بشارت دی تھی جو بانی قوم و سلطنت و مذہب ہوے جسکا طرز تمدن حرج سے مبرا تھا جس پاک ذات کو عیب نہ تھا کہ آپ اپنی پارچہ دوزی کر دی اور اپنا مطیع آپ پاک فرمائے ہر چیز آپ کی تربیت ظاہری زیادہ نہ تھی مگر آپ قرآن شریف کا وہ معجزہ لائے جس کی فصاحت و بلاغت کے رد و ماہران فن عاجز ہیں اور جسکی تعلیمات و معجز بیانی کا نظیر معدوم ہے۔ زیادہ قابل تعریف یہ بات ہے کہ اس مقدس کتاب کا اثر مسلمانوں پر اسقدر ہوتا ہے جو نہ انجیل کا عیسویوں پر یا بید کا ہنود پر قرآن میں انسانی عیوب و خواہشات خدا کی طرف منسوب نہیں جیسے فرزند کا ہونا سونی دیا جانا جو عیسویوں کا مذہب یا دہی چرانا جو ہنود کشنا کے باب میں اعتقاد رکھتے ہیں قرآن میں کوئی نامذہب بیان نہیں ہے جیسے انجیل و غیرہ میں داؤد اور لوط کی کیفیت موجود ہے کسی نئی امر کی قرآن میں تعلیم نہیں اور ابتدائی سے عیسویت اسکا سامنا نہیں کر سکتی اسلام کے معنی ہیں رضای حق پر راضی رہنا حقیقت میں اسلام کیا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام کے احکام کا بیان بت پرستی کی تہدید اور عیسیٰ علیہ السلام کے خطبے کا مضمون جو پہاڑ پر پڑنا گیا تھا اور یہ ابواب نہایت عمدگی سے اور روزیہ زندگی کے تمثال پر بیان کئے گئے ہیں۔ اگر خدا چاہے تو اسلام ساری دنیا کا مذہب ہو جائیگا قرآن کی ایک سو دسویں سورۃ میں منقول ہے۔ ”جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح حاصل ہوگی اور لوگ فوج فوج اسلام میں داخل ہونگے

کی لاش کی حیثیت جب پٹھی کرتے اس کے بدن سے نکالا گیا ایسی نظرائی کہ غریب سے غریب عرب بھی اپنے تئیں اس طرح ظاہر کرنے کے لئے ذلت سمجھیں گے۔

مذہبی جنگیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی گئیں ان کی اور کثیر الازدواجی کی نسبت جن پر اعتراضات اکثر کئے جاتے ہیں مجھے صرف سفر خروج باب ۲۱ آیت ۱۰ صموئیل کی کتاب اول باب ۱۵ آیت ۳ کتاب یسوع باب ۱۰ آیت ۴۰ سفر استثنایا باب ۲۰ آیت ۲ پر حوالہ دینا ہے جنہیں حتیٰ جل شانہ کا کافروں سے جہاد کرنے پر صریح حکم موجود ہے اور کثیر الازدواجی خود خداوندیہود وہ سے برکت والی بتائی گئی ہے اور عیسائیوں کی کتب مقدس میں بہتر فقرے موجود ہیں جو اس کی تائید کرتے ہیں۔

حزقیل کے باب ۲۳ میں خدا اپنا وجود روشن سے بیاہ کرنا ایک تمثیلی صورت میں بیان کرتا ہے۔ اگر یہ طرز بیان مجبوز ہوتا تو کیا وہ اس کو اختیار کرتا؟ قانون جو یورپ میں ایک ہی بیوی کی اجازت دیتا ہے وہ آب و ہوا کے طبعاً موافق ہے۔ کثیر الازدواجی کے ہم پلہ منافع یہ ہیں کہ اس کی بدولت ایک سے زیادہ شوہر کرنے کی رسم موقوف ہو جاتی ہے جو انگلستان کے امرا وغیرہ میں اس قدر بدنامی کی گنجائش دیتی ہے۔ وہ افز و محورات کے لئے گنجائش نکالتی ہے اولاد کو طلالی بناتی ہے اور ہر ایک عورت کو ایک تلانوفی پالنے والا عطا کرتی اور اس کے معاشرے میں رتبہ کو بلند کرتی ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کثیر الازدواجی کی خبیث سی برائیوں کو گہتا دیا اور اسکو مشروطاً جائز رکھا یعنی اس شرط پر کہ ہر ایک بیوی کے

ساتھ یکساں محبت اور نعل سے برتاؤ کیا جائے جس طرح حضرت موسیٰ نے خروج باب ۲۱ آیت ۱۰ میں حکم فرمایا ہے جو سب ذیل ہے۔ ”اگر وہ اپنے لئے دوسری لے تو اس کے کہانے پترے اور ہجو ابی میں قاصر نہ ہووے۔“ بزرگان اسرائیل اور انبیا ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے تھے۔ مشرقی ممالک میں یہ ایک ابتدائی رسم تھی یونانی فیلسوف افلاطون اور یورپلیڈیس نے اس کی حمایت کی اور خود حضرت عیسیٰ نے اس کی ممانعت نہ فرمائی۔ (دیکھو تمطاؤس) صرف خادم الدین ایک جو رو کے شوہر ہوں پس اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

حضرت مسیح کی الوہیت کی نسبت یہ ہے کہ ہم آپ کو اس سے ان الفاظ میں انکار کرتے ہوئے پاتے ہیں ”میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں۔“

عیسائیوں کی مقدس کتابوں میں ان صریح پیشین گوئی کے صد ما فقرے موجود ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صادق آئیں چونکہ حضرت مسیح کے صرف ۱۲ حواری تھے یسوع باب ۲۱ آیت ۷۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اشارہ ہے جنہوں نے ایک ہزار آدمیوں سے بڑھ کر جماعت پر حکومت فرمائی۔ یوحنا باب ۱ آیت ۲۱ میں ان لوگوں کی استفسار سے کیا مراد تھی جنہوں نے حضرت یحییٰ بنی سے اس طرح سوال کیا ”کیا تو مسیح ہے یا الہاس ہے یا وہ نبی ہے؟“ کتاب اشعیا بنی باب ۲۲ میں لکھا ہوا ہے ”اور ایک جوڑی سواروں کی دیکھی ایک سوار

منشور محمدی

بہارِ نبوی

منشور رسولان بہ محتاج بناتم و با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدی و توثیق بلا توریہ انجیل و تجیل و گویان صفت و سیرت مہر و محمد

نمبر ۲ مطبوعہ ار محرم الحرام ۱۳۱۵ ہجری روز شنبہ ۱۹ جلد

یہ اجناس عشرہ وار بمضامین ترویج مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ بحساب پیشگی ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

منشور محمدی		نتیجہ افکار جناب منشی محمد احسان علی صاحب فیض	
تورات و زبور اور انجیل	ہر اک سے بڑھی ہی اسکی تقضیر	جسک ہی زبان پہ حمد باری	ہے دُر سخن کو آبداری
عزت جسکی خدا بڑھاے	صحبت ایسے بنی کی پائے	ہم کو کیا لفظ کا سزاوار	دے کر جس نے مجال گفتار
جو شخص کہ ہو خدا کا نایب	کیا کہنا ہے ایسے کامصاحب	ہی کام و دہن کا زور بازو	بخشنائے خامہ کو وہ سیر و
بیشک ہی راز دار باری	اللہ رے اسکی رسگاری	لے نہ کیا ہو جن کا اظہار	وہ اسکی زبان سے سُن لو اسرار
ہو نور خدا سے جسکی ایجاد	کیسی ہوگی پھر اسکی اولاد	نامہ کو کیا ہے اُسے نامی	جو اسکی صفت ہی وہ گرامی
یہ بحر وہ دجلہ روان ہے	یہ جان وہ حیات جاودان ہے	کی پہلے پہل خدا کی تہلیل	گفتار کو اس نے دیکھے تجلیل
یعنے دم سے ہے اسکے باقی	شان نور حبیب باقی	لکھی اسے بنی کی تصدیق	لکھے میں لکھا تھا جو بہ تحقیق
ان سب کا جو صاحب لا ہے	وہ مور و رحمت خدا ہے	ساری خلقت کا دین ایمان	پھر کون بنی حبیب یزدان
دین انکا ہی دین کی رہنمائی	حکم انکا ہی حکم کس برائی	اوس سے ہو اکل جہان کا پرواز	ہو حمد سے جون سخن کا آغاز
فرمان خدا ہے انکا منشور	کرتا ہی جہان سے شرک کو دور	آنکھوں نے سوا خط نہ پایا	خامہ کو نہ مانعہ تک لگایا
اس بات میں شک نہیں اگر ہو	منشور محمدی کو دیکھو	ہر صفحہ دل پہ نقش توحید	کھینچا پر لے غیر تائید
اخبار ہے پاکہ رَوادیاں	یا حجت استوار ایمان	ہی تفرقہ ساز باطل و حق	دی ایسی ہمیں کتاب مطلق
وہ صدق خبر میں ہے موقر	ہے مہر صادق اسکا یادور	دیکھے اسکو جو دیدہ ور ہو	کھینچا پر لے غیر تائید
کل پانچ ہی روپے میں قیمت	پر موبین جو پیشگی عنایت		